سراج منیر

فخر موجودات، خیر الخلائق، سرور کائنات حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیات اور شان محبوبیت

مؤلفہ

شیخ طریقت سیدنا و مولانا حضرت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان
صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہ، (ایم اے - ایل ایل بی
پی ایچ ڈی - ڈی لٹ) حیدر آباد - سندھ

المصطفےٰ ایجوکیشنل سوسائٹی۔ کراچی

سِراجِ مُنیر

فخرِ موجودات، خیر الخلائق، سرورِ کائنات حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیات اور شانِ محبوبیت

مؤلّفہ

شیخِ طریقت سیّدنا و مولانا حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نقشبندی مجدّدی دامت برکاتہ، (ایم اے - ایل ایل بی - پی ایچ ڈی - ڈی لٹ) حیدرآباد سندھ

المصطفیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی۔ کراچی

پیش لفظ

مرشدی و مربّی عالی مرتبت حضرت ڈاکٹر صاحب نقشبندی مجدّدی مدظلہ العالی کی علمی و ادبی شخصیت سے کون واقف نہیں ۔آپ کی سو سے زائد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں ۔ سیکڑوں تحقیقی مقالات اس کے علاوہ ہیں ۔آپ کی تصانیف و تالیفات ہمارے لئے دینی و علمی اعتبار سے بیش بہا خزانہ ہیں ۔رسالۂ ھذا میں آپ نے فخر موجودات ، خیرالخلائق ، سرور کائنات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محبوبیت اور امتیازی خصوصیات (جن کا ازل سے ابد تک کسی بھی مخلوق میں ہونا محال ہے) کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں آپ جیسی عظیم بزرگ ہستی ہی قلم اٹھا سکتی ہے ۔آپ کی ایک اور کتاب "ہمہ قرآن درشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم" بھی ایسی ہی بے مثال تصنیف ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔

یہ رسالہ اس سے پہلے بھی کئی بار شائع ہو چکا ہے ۔اب جدید طباعت کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے ۔کاش اس حقیر سی سعی کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں شرف قبولیت حاصل ہو جائے ۔شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

دعا ہے کہ جن حضرات نے بھی اس کی طباعت میں جس طرح بھی تعاون فرمایا ان کو اور جنھوں نے اس کو پڑھا ، اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں سب کو دنیا و آخرت کی فلاح نصیب فرمائے ۔اور ہم سب کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور غلامی عطا فرمائے ۔امین ثمہ امین

خاکپائے مرشدی ۔ محمد وکیل احمد عفی عنہ
لیکچرار ۔ شعبہ علوم اسلامیہ
گورنمنٹ اسلامیہ آرٹس و کامرس کالج ۔ کراچی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا ، نہ کسی کو ملے ، نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
(اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیات

اللہ پاک نے ہمیں دو ایسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں جن کا ازل سے ابد تک کوئی جواب نہ تھا، نہ ہے اور نہ ہوگا۔ایک ہمارے آقا سرور کائنات فخر موجودات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جن کی وجہ سے یہ کائنات تخلیق ہوئی ۔ دوسری عظیم نعمت قرآن پاک ہے جس کی کوئی مثل نہیں اور یہ قرآن پاک بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صدقے میں ہمیں ملا ہے۔

رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(ا) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کو قرآن پاک میں اجمالاً اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ٥ (آل عمران نمبر ۱۶۴، البقرہ ۱۵۱۔الجمعہ ۲)

یعنی اللہ پاک کی آیات کی تلاوت، لوگوں کا تزکیہ نفس، قرآن پاک کے علوم اور قرآن پاک کی حکمت۔یہ چار خصوصیات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنی پانچ خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

اَعْطِیتُ خَمْساً لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِی

مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔

(۱) نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیرَةَ شَهْرٍ

ابھی ایک ماہ کی مسافت ہو کہ دشمن پر میرا رعب طاری ہو جاتا ہے

(۲) وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِداً وَ طَهُوْراً فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِی اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ

ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی ہے۔جو جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے

(۳) وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَ لَا تُحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِی

غنیمت کا مال میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے جو پہلے کسی پر حلال نہ تھا۔

(۴) وَ اُعْطِیتُ الشَّفَاعَةَ

مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔

(۵) وَ کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَ بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً

پہلے کے نبی اپنی قوم کے لئے خاص ہوا کرتے تھے اور میں ساری دنیا کے لئے نبی بن کر آیا ہوں۔

(۶) سورہ سبا (۲۸) میں ہے۔ وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً٥

اور آپ کو ہم نے نہیں بھیجا مگر سارے لوگوں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لئے

(۷) سورۃ الانبیاء (۱۰۷) میں ہے رب العالمین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ اللعالمین بنایا۔

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً٥

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور سب نبیوں پر مہر ہیں اور اللہ سب چیزوں کو جانتا ہے۔

آپ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے مرد ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگئے۔ وہ نبیوں کے سلسلے پر مہر بنادیئے گئے۔ اور جب وہ رسول ہی ہیں (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّارَسُوْلٌ) تو پھر ان کی جائیداد پر (اگر کچھ ہو) اولاد صلبی کا حق نہیں رہا۔

(۸) سورۃ المائدہ (۳) میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہاتھوں دین مکمل کیا گیا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝

آج میں نے مکمل کیا آپ کیلئے آپ کے دین کو اور میں نے پوری کی آپ پر اپنی نعمت اور میں نے پسند کیا آپ کے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے۔

(۹) سورہ البقرہ (۲۳) میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو بے مثل بنایا۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور اگر تم شک میں ہو اس کلام کے بارے میں جو ہم نے اتارا اپنے بندے پر، تو لے آؤ ایک سورہ اس قسم کی اور لے آؤ اپنے گواہ، اللہ کے سوا، اگر تم سچے ہو۔

(۱۰) سورۃ الحجر (۹) میں ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری یہ نصیحت (قرآن) اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی قرآن قطعی طور پر محفوظ ہے اور ہر سال تراویح میں حُفّاظ کا امتحان بھی لے لیا جاتا ہے تاکہ کسی طرح کا کوئی فرق یا تحریف نہ ہوسکے۔

(۱۱) سورۃ الواقعہ (۷۹) میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو مطہر لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ

اس کو وہی چھو سکتے ہیں جو پاک ہیں

لفظ مُطَهَّر اسم مفعول ہے، جس کا فاعل اللہ پاک ہے۔ یعنی اللہ پاک نے جس کو پاکیزہ (اور صحیح العقیدہ) بنایا ہے وہی اس قرآن کو (دل سے) چھو سکتا ہے۔ یعنی حافظ بن سکتا ہے۔ بد عقیدہ شخص حافظ نہیں ہوتا اور نہ وہ قرآن کا صحیح عالم ہوتا ہے۔

(۱۲) صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی معراج حاصل ہوئی۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ (بنی اسرائیل)

پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس میں ہم نے خوبیاں رکھی ہیں کہ دکھائیں اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

پھر سورہ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیتوں میں اس معراج کی تفصیل ہے۔ کچھ آیتیں یہ ہیں

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝

پھر رہ گیا فرق دو کمانوں کا بلکہ اس سے بھی نزدیک

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۝

بہکی نہیں آنکھ اور نہ حد سے بڑھی

حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک تجلی دیکھی تھی تو پہاڑ پاش پاش ہو گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ (اعراف ۴۳)

(۱۳) سورۃ النجم (۳-۴) میں ہے، صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو وحی فرمایا گیا

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے یہ تو وحی ہے جو (انکو) پہنچی ہے۔

"تجلی ربانی کا یہ استیلاء تام ہوا کہ جو کچھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، وہ وحی الہی ہوتی ہے۔" (روح البیان)

(۱۴) صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی کوثر عطا کیا گیا۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر عطا کیا

یعنی آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہیں گے حوض کوثر سے پلائیں گے۔ کوثر کے معنی بے شمار خوبیاں بھی ہیں۔ بہر حال عطا کی ہوئی چیز واپس نہیں لی جاتی۔ تو گویا آخرت میں بخشش کرانے کا پورا اختیار آپ کو دیا گیا۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشی ہوئی چیز کو واپس لینے سے منع فرمایا ہے۔ (منقول از ریاض الصالحین۔ نووی رحمتہ اللہ علیہ، مترجم ص ۳۱۴)

(۱۵) سورہ الانشراح (۴) میں ہے، صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اللہ پاک نے سب سے زیادہ بلند کیا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○

اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کیا

حدیث میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت سے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔ پس اسی طرح درود و سلام میں اور بے شمار درس و تدریس میں گفتگو کے مواقع میں اللہ پاک کے بعد سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر ہوتا ہے۔

(۱۶) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے دل میں آپ کے لئے جو محبت پیدا کی گئی ہے

وہ کسی دوسرے نبی کے لئے ان کے امتیوں میں نہیں پائی جاتی یہی وجہ ہے کہ آج چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود گناہ گار اور بے عمل امتی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مرمٹنے کو تیار رہتا ہے اور ذرہ برابر گستاخی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں برداشت نہیں کر سکتا سورہ الاحزاب (٦) میں ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

" یہ نبی مومنوں کی ان جانوں سے زیادہ افضل ہیں اور ان کی ازواج مطہرات ان (یعنی مسلمانوں کی) مائیں ہیں۔ " ایک حدیث ہے۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(۱۷) جتنی برائی ہو اتنی ہی سزا دی جائے تو یہ عدل ہے اور اگر ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر دیا جائے تو یہ رحمت و بخشش ہے۔ چنانچہ یہ بخشش صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مخصوص ہے۔ سورہ الانعام (١٦) میں ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

جو شخص لایا ایک نیکی، اس کیلئے اس کے دس برابر اور جو لایا ایک برائی تو وہ سزا پائے گا اتنی ہی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

(۱۸) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ ان کی امت کا ایک سپاہی دس کافروں پر بھاری ہوا۔ سورۃ الانفال (٦٥) میں ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝

اے نبی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے۔ اگر تم میں سے بیس افراد صبر و ہمت والے ہوں گے تو دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

اس کے بعد کی آیت میں مسلمانوں کو بہر حال اپنے سے دگنی تعداد پر غالب ہونے کی بشارت ہے۔

(۱۹) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی مسلمانوں کو محبوبیت کے درجے پر پہنچا دیتی ہے۔ سورہ آل عمران میں ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیں کہ اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ تم سے محبت کرے اور بخش دے تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۲۰) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایسی بے داغ ہے کہ کسی موقع پر اور کسی زمانے میں بھی وہ مثالی کہلائے گی۔ خود فرمایا ہے کہ جو مجھے خلوت میں کرتے دیکھو، وہ جلوت میں برملا بیان کردو اور جو حجرہ میں کرتے سنو اس کو چھتوں پر چڑھ کر پکار دو

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اللہ پاک نے دنیا کے سامنے بطور چیلنج کے پیش کر دیا ہے کہ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب-۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

(۲۱) سورہ نسا (۶۴) میں ہے، توبہ کرنے کے لئے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی

شفاعت ہی مفید ہے بغیر اس شفاعت کے محض توبہ کافی نہیں ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (نافرمانی کریں) تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں۔

سورہ النساء (۴۱) میں ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہی قیامت میں ہر امت کے گواہ ہوں گے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

تو کیسا ہوگا، جب ہر امت میں سے ایک گروہ لائیں گے، (جو امت کے تمام افعال پر گواہ ہوگا) اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

اسی طرح سورہ النحل (۸۹) میں بھی ہے اور سورہ البقرہ (۱۴۳) میں ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

اور بات یوں ہے کہ ہم نے آپ کو کیا سب امتوں پر افضل کہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں۔

اس دوسری آیت کے سلسلے میں بخاری (کتاب التفسیر جلد دوم صفحہ ۶۴۷) میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ پاک نوح علیہ السلام کو بلائیں گے وہ آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اے رب میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے ہمارے احکامات لوگوں کو پہنچا دیئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ جی ہاں۔ اس کے بعد ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا کہ

تمہارے پاس خدا کے احکامات لیکر کوئی رسول آیا تھا یا نہیں؟ وہ امت کہے گی کہ نہیں آیا۔ اس وقت میری (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی) امت گواہی دے گی کہ بیشک نوح علیہ السلام نے احکام الٰہی کی تبلیغ کی تھی اور میں کہوں گا کہ یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں۔

(۲۲) سورہ بنی اسرائیل (۷۹) میں ہے۔

عَسٰیٓ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر ضرور کھڑا کرے گا

مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوں گے تو جملہ اولین وآخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے۔ (تفسیر خازن)

اس آیت کی تفسیر میں صحیحین میں وہ حدیث موجود ہے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سب کی شفاعت فرمائیں گے۔

(۲۳) سورۃ القلم (۴) میں ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت نمایاں خصوصیت مکارم اخلاق کی تکمیل ہے:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝

اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق عظیم پر پیدا کیا ہے

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی فرمایا ہے:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَ مَحَاسِنَ الْاَعْمَالِ

میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک ترین اعمال کی تکمیل کے لئے نبی بنایا گیا ہو

(۲۴) سورہ الاحزاب (۴۶) میں ارشاد ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد اور مبشر اور نذیر اور

اللہ کے اِذن سے اس کی طرف بلانے والا اور سِرَاجِ مُنیر بنا کر بھیجا ہے۔

محققین کا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کو سِرَاجِ مُنیر نہیں کہا گیا۔

(۲۴) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں تو ان کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ

میرے صحابہ مانند نجوم کے ہیں ان میں سے تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے

کہا جاتا ہے کہ ۲۳ سال کی نبوی زندگی میں قریب ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ مستفیض ہوئے اور وہ کامل ہدایت پانے والے تھے۔ اتنی بڑی تعداد پہلے کسی امت میں تیار نہیں کی گئی تھی۔

(۲۵) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہی باعث تخلیق کائنات ہیں وہ نہ ہوتے تو کائنات پیدا نہ کی جاتی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

یہ حدیث قدسی ضعیف ہی سہی لیکن اس ضُعف میں حقیقت کی پوری قوت پوشیدہ ہے۔

(۲۶) صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیار کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام میں سے یا آدم، یا نوح یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا عیسیٰ کہہ کر خطاب کیا ہے۔ لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر خطاب نہیں کیا بلکہ یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ (اے کملی والے) یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ (اے لحاف والے) یٰسٓ (اے سیّد جیسے القاب سے یاد کیا ہے۔ اور اللہ پاک نے خود اپنے توصیفی ناموں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کیا ہے۔ مثلاً اللہ پاک بھی رؤف اور رحیم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رؤف اور رحیم کہا ہے۔

ان کے علاوہ نور، متین، عزیز، رشید، بَر بھی اللہ پاک کے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے توصیفی نام ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں۔

ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ہر واقعہ ایک امتیازی شان رکھتا ہے اور جامی رحمتہ اللہ علیہ نے ہرگز مبالغہ نہیں کیا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ:

ع ہمہ قرآن درشان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبیت

(۱) ہمارے آقا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے اپنا خاص الخاص محبوب بنایا۔ اسی لئے اللہ پاک اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا چاہتے ہیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ (سورہ الضحیٰ)

اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت ہی کی وجہ سے اپنے کلام پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر، کلام، اور جان پاک کی قسم کی کھائی ہے۔

(۱) لَآ أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ○

مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس میں تشریف فرما ہیں۔

(۲) وَقِيلِهِ يَٰرَبِّ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ○

مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۳) لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ○

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم، یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اُجالا کر دے

(علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ)

(۲) آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں، اس لئے آپ کی موجودگی کی وجہ سے کافروں کا عذاب بھی ٹل جاتا ہے۔

؎ اَنۡتَ فِیۡہِمۡ نے عدو کو بھی لیا دامن میں: عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمۡ وَ اَنۡتَ فِیۡہِمۡ

اللہ ان کافروں پر عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان میں تشریف فرما ہیں۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں تو اللہ پاک کیوں نہ مہرباں ہوگا؟

وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَہُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا۝

اور اگر وہ، جب گناہ کریں، اے محبوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی شفاعت چاہیں تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو یہ عزت بخشی کہ کلام مجید میں آپ کو آپ کے القاب کے ساتھ پکارا گیا محمدؐ یا احمدؐ کہہ نہیں پکارا یَاَیُّھَا الۡمُزَّمِّلُ۔ یٰۤاَیُّھَا الۡمُدَّثِّرُ۔ یٰسٓ وغیرہ اور آپ کو رؤف رحیم، متین، نور، عزیز، بر وغیرہ اپنے نام دیئے۔

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو یہ عزت حاصل ہوئی کہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔

(الف) وَ مَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (انفال ۔ ۱۷)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک پھینکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھینکی، بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ (جنگ بدر میں شدت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریاں دشمن کی طرف پھینکی تھیں۔)

(ب) اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ (الفتح ۔ ۱۰)

بے شک جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں (یعنی بیعت رضوان جو حدیبیہ میں لی گئی تھی۔)

(۶) آپ کی وجہ اور مرضی کو اعزاز دیا گیا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا اور انتظار کرنا مقبول و منظور ہوا۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔(البقرہ۔ ۱۴۴)

ہم دیکھ رہے تھے بار بار آپ کا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم پھیر دیں گے آپ کو اس قبلہ کی طرف جس میں آپ کی مرضی ہے۔ پس پھیر دیجئے اپنا منہ مسجد حرام کی طرف۔

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو یہ اعزاز دیا گیا کہ وہ زمین جس پر یہ قدم بار بار آئے گئے جنت کہلائی گئی۔

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ ۔(حدیث)

(۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو یہ اعزاز دیا گیا کہ وہ بے مثل بنائی گئی، ہمیشہ کے لئے بے مثل رہے گی۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ٥

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو وحی کا مقام دیا گیا۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ٥

(۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام اقربیت یعنی معراج دی گئی۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ: ممکن کہ در مقامات قرب الٰہی سلطانہ پا از دائرہ زمان بیرون می نہر ازل وابد ر متحد می یابد ر

(۱۱) شفاعت عظمیٰ (مقام محمود) صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک مخصوص ہے۔

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اور کچھ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہیں قرآن کے ساتھ۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے لئے ایک زیادہ (عبادت) ہے۔قریب ہے کہ کھڑا کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب (مقام محمود میں)۔جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک سے عرض کر کے مخلوق کو تکلیف سے چھڑالیں گے۔اس وقت ہر شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرے گا اور اللہ پاک بھی کرے گا۔یہی مقام محمود ہوگا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا

تب کیسا ہوگا جب ہر ایک امت پر اللہ ایک گواہ (نبی) کو کھڑا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام امتوں پر گواہ بنا کر کھڑا کر دیں گے۔

(۱۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا عطیہ دیا گیا جو شفاعت تامہ کے اختیار کے مترادف ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور یہ حدیث بھی ہے۔ أَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِىْ

(۱۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار اللہ کا دیدار ہے۔

مَنْ رَاٰنِىْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ

جس نے مجھے دیکھا، اس نے خدا کو دیکھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کو اللہ کا دیدار کہا گیا ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اِخْوَانِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ٥

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ، کی چند کتابیں

نمبر — نام کتاب

۱ سید حسن غزنوی
۲ فارسی پر اردو کا اثر
۳ تاریخ بہرام شاہ غزنوی (انگریزی میں)
۴ حالی کا ذہنی ارتقاء
۵ علمی نقوش
۶ فارسی کے قدیم شعراء
۷ رسائل مشاہیر نقشبندیہ
۸ ملفوظات صوفیہ
۹ ارشاد رحیمیہ
۱۰ ہدایت الطالبین
۱۱ تحفۂ زوّاریہ
۱۲ وسیلۃ القبول (دو حصے)
۱۳ ادبی جائزے
۱۴ تحریر و تقریر
۱۵ متین برہان پوری کے مرثیے
۱۶ سندھی اردو لغت
۱۷ اردو سندھی لغت
۱۸ تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی (آخری پارہ)
۱۹ ترجمہ قرآن پاک از مخدوم نوح پہلا پارہ
۲۰ دیوان روشن
۲۱ دیوان عظیم ٹھٹوی
۲۲ اثبات النبوۃ
۲۳ رسالہ تہلیلیہ
۲۴ مکاشفات عینیہ
۲۵ فضائل صحابہ
۲۶ حضرت مجدد الف ثانی تحقیقی جائزہ
۲۷ تاریخ اسلاف
۲۸ ثقافتی اردو
۲۹ ضیاء القرات
۳۰ انتخاب مکتوبات امام ربانی
۳۱ سوانح امیر کلال
۳۲ سعید البیان
۳۳ مسائل اربعین
۳۴ گلشن وحدت
۳۵ مکتوبات سیفیہ
۳۶ مجمع البحرین
۳۷ قرآنی عربی
۳۸ برصغیر میں فارسی ادب (انگریزی)
۳۹ تحقیقی جائزے
۴۰ وصال احمدی
۴۱ رسالہ سلوک
۴۲ جامع القواعد (حصہ نحو)
۴۳ مکتوبات امام ربانی (تین دفتر)
۴۴ لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات)
۴۵ مکتوبات معصومیہ (تین دفتر)
۴۶ اردو میں دینی ادب
۴۷ اقبال اور قرآن
۴۸ معارف اقبال
۴۹ سبیل الرشاد
۵۰ ندائے سحر
۵۱ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات
۵۲ ہمہ قرآن در شان محمدؐ
۵۳ مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگزشت کابل
۵۴ ترجمہ حضرات القدس
۵۵ خزینۃ المعارف حضرت خواجہ عبیداللہ سرہندی
۵۶ ترجمہ زبدۃ المقامات
۵۷ مطالب القرآن
۵۸ باقیات باقی
۵۹ سراج البیان
۶۰ طوبیٰ لھم
۶۱ وقائع تاریخی
۶۲ ہمارا علم و ادب

سن طباعت جنوری ۱۹۹۴ء — تعداد ۲۰۰۰